السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

جواب میں ہندہ کے دوسرے نکاح کی نسبت جوصورت جواز کی تحریر فرمائی گئی ہے یہاں وقوع میں نہیں آسکتی۔ کیوں کہ ہمارے اس دیار میں کوئی حاکم شرح سلطان یا قاضی نہیں ہے اب سوال یہ ہے کہ افسران شہر یا علماء کرام حاکم شرع کے قائم مقام ہو کر فسخ نکاح وغیرہ احکام حاکم شرع انجام دے سکتے ہیں؟ مع ثبوت تحریر فرمائیے۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

افسران شہر مسلمین یا علماء کرام سے جن کو جن کو فریقین اپنا اپنا پنچ مان لیں گے حاکم شرع کے قائم مقام ہو کر فسخ نکاح وغیرہ احکام انجام دے سکتے ہیں۔ اور اگر فریقین کی قوم میں سابق کے مانے ہوئے پنچ چلے آتے ہوں اور قوم نے اون کو اس کام کے مقدمات فیصل کرنے کا اختیار دے رکھا ہو تو وہ بھی کافی ہیں۔ ہدایہ میں ہے: واذا حکم رجل فحکم بینهما ورضیا بحکمه جاز لان لهما ولایة علی انفسهما فصح تحکیمهما و ینفذ حکمه علیهما اور کفایہ میں ہے۔ والاصل فیه قوله تعالی: وَاِنْ خِفْتُمْ شِقَاقَ بَیْنِهِمَا فَابْعَثُوْا حَكَمًا مِّنْ اَهْلِهٖ وَحَكَمًا مِّنْ اَهْلِهَا اِنْ یُّرِیْدَآ اِصْلَاحًا یُّوَفِّقِ اللّٰهُ بَیْنَهُمَا) والمراد منه تحکیم الزوجین لا ختیار الفرقه والصحابة کانوا مجمعین علی جواز التحکیم

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری

جلد نمبر 2۔ کتاب الطلاق

صفحہ نمبر 277

محدث فتویٰ